REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

مؤرخہ ۱۳۲۸ ... فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۱۲ تبوک ۱۳۴۰ ہش ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء نمبر ۲۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۰ ستمبر بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کو کچھ گھبراہٹ ہو گئی تھی۔ مگر پھر طبیعت بہتر ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۰ ستمبر (بذریعہ فون) — حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل بھی بے چینی کی شکایت رہی۔ رات نیند نہیں آئی۔ غنودگی رہتی ہے۔ طبیعت پریشان تھی ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم نواب صاحب کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

(اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے باہر جانے کے لئے)

مکرم مولوی عبد الحق صاحب کراچی روانہ ہو گئے

ربوہ ۱۱ ستمبر۔ اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونی ممالک جانے کے لئے مکرم مولوی عبد الحق صاحب کل مورخہ ۱۰ ستمبر کی صبح کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ احباب نے مصافحہ و معانقہ کرنے کے علاوہ آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں مکرم مولوی صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو۔ اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ ملایا پیشاب کی بندش کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے (۲) اہلیہ صاحبہ مکرم صالح الشبیبی صاحب مبلغ انڈونیشیا کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل زیادہ علیل ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

”قائد اعظم کے نقش قدم پر چل کر پاکستان کی عظمت کو بڑھائیں“ صدر ایوب کا پیغام

ضبط نفس، بے غرضانہ خدمت اور یقین محکم کی اعلیٰ خصوصیات ہمارے لئے مشعل راہ ہونی چاہئیں

راولپنڈی ۱۱ ستمبر۔ قائد اعظم کے یوم وفات پر صدر ایوب نے قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ آج جب کہ ہم بانی پاکستان کی تیرھویں برسی منا رہے ہیں ہمیں ان نظریات پر بھی ایک نظر ڈالنی چاہئے جن پر قائد اعظم زندگی بھر عمل پیرا رہے۔ ہمیں اپنے دلوں میں اپنے آپ کو ان نظریات کے مطابق ڈھالنے کی خواہش پیدا کرنی چاہئے جن کے لئے قائد اعظم زندہ رہے۔

صدر نے کہا قائد اعظم کی ضبط نفس، بے غرضانہ خدمت اور یقین محکم کی اعلیٰ خصوصیتیں ہمارے لئے شمع راہ ہونی چاہئیں۔ ہمیں قومی تعمیر نو اور استحکام کے لئے اپنی ذات کو بے غرضانہ طور پر وقف کر دینا چاہئے کیونکہ اسی طریق سے ایک طاقتور اور خوشحال پاکستان کے خواب کو حقیقت کا جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ محض جذباتیت، نعرہ بازی اور فرسودہ و قبائلی خیالات کے سہارے ہم قومی تعمیر نہیں کر سکیں گے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حقیقت پسندی اختیار کریں اور پورے عزم و قوت سے اپنا فرض پورا کرنے کی کوشش کریں۔ قائد اعظم ایک حقیقت پسند شخصیت تھے اور آپ نے اپنے فیصلوں پر جذبات کو کبھی اثر انداز ہونے نہیں دیا تھا۔ ہمیں قائد اعظم کے نقش قدم پر چلنا چاہئے اور پاکستان کی عظمت کے لئے خلوص سے کام کرنے کے عہد پر قائم رہنا چاہئے صرف اسی صورت میں ہم اپنے آپ کو قائد اعظم کے ورثہ — مادر وطن پاکستان کا حقیقی وارث ثابت کر سکتے ہیں۔

— ماسکو ۱۱ ستمبر۔ روسی خبر رساں ایجنسی نے کل اعلان کیا ہے کہ روس اگلے بدھ اور ۱۵ اکتوبر کے درمیان بحر الکاہل میں کثیر المراحل راکٹوں کے تجربے کرے گا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ تجربات بیرونی خلا کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ہیں۔

”آئین کے نفاذ کے ساتھ ہی عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کر دیا جائیگا“

لاہور میں وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم کا بیان

لاہور ۱۱ ستمبر۔ وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے کل اس امر کا امکان ظاہر کیا کہ نئے آئین کا اعلان اور انتظامیہ سے عدلیہ کی علیحدگی بیک وقت عمل میں آ جائے گی۔ آپ نے یہ نہیں بتایا کہ نئے آئین کا اعلان کس تاریخ کو کیا جائے گا — وزیر قانون نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ضروری نہیں کہ جس دن نئے آئین کا اعلان ہو، اسی دن عدلیہ کو بھی انتظامیہ سے الگ کر دیا جائے۔ یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ جس دن نئے آئین کا نفاذ ہوگا اس کے جلدی بعد عدلیہ کو بھی انتظامیہ سے الگ کر دیا جائے گا — وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے بتایا کہ عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنے کا مسودہ قانون بہت عرصہ پہلے تیار کر لیا گیا تھا۔ مختلف مراحل پر متعلقہ حکام اس مسودہ کا جائزہ لے چکے ہیں۔ اور ایک بار ہائی کورٹ کے ججوں کی رائے بھی حاصل کی گئی تھی۔ چونکہ انتظامیہ سے عدلیہ کی علیحدگی کے مسودہ قانون کی بعض دفعات کا تعلق ملک کے نئے آئین سے تھا اس لئے مسودہ قانون کو معرض التوا میں رکھا گیا وزیر قانون نے بتایا ”ممکن ہے انتظامیہ سے عدلیہ کو الگ کرنے کے لئے صدر پاکستان کوئی علیحدہ آرڈیننس جاری کر دیں لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ آئین کے ساتھ عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کا اعلان کر دیا جائے۔“

کراچی میں نیپال کے شاہ مہندر اور ملکہ رتنا کا پرتپاک خیر مقدم

کراچی ۱۱ ستمبر۔ نیپال کے شاہ مہندر کل ملکہ رتنا اور شہزادی لکشمی راجیہ کے ہمراہ تیسرے پہر کراچی پہنچے۔ تو صدر ایوب مرکزی کابینہ کے ارکان اعلیٰ سول اور فوجی حکام اور عوام نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ شاہ نیپال کو صدر ایوب کی طرف سے پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز ”نشان پاکستان“ پیش کیا گیا۔ صدر ایوب نے شاہ کو یہ اعزاز دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور نیپال کے تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ آئندہ بھی دونوں ملکوں کے تعلقات ہمیشہ اچھے رہیں گے۔

جب شاہ طیارے سے نکلے تو انہیں اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔ اس وقت کراچی کے ہوائی اڈے پر زبردست بارش ہو رہی تھی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

— روزنامہ الفضل ربوہ —
مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء

اسلام ہی دنیا کو تباہی سے بچا سکتا ہے

آج نہ صرف ہمارے ملک میں بلکہ یورپین ممالک اور امریکہ جیسے مہذب ملک میں بھی یہ شکایت ہے کہ لوگوں کا اخلاق گر گیا ہے۔ بدی پھیل گئی ہے اور جرائم بڑھ گئے ہیں۔ یورپین ممالک اس وقت موجودہ عیسائیت اور الحاد کے دوراہے پر کھڑے ہیں۔ موجودہ عیسائیت جیسا کہ اس نے مغربی ممالک میں روپ دھارا ہے۔ اگرچہ اخلاق پر بڑا زور دیتی ہے۔ مگر چونکہ اس کے اخلاق کا ڈھانچہ صرف خیالی ہے۔ اور موسوی شریعت کا اثر بھی اس پر سے زائل ہو چکا ہے۔ اس لئے گو بعض حالتوں میں بعض لوگ انتہائی طریقے استعمال کرتے ہیں مثلاً رہبانیت کی حد تک چلے جاتے ہیں۔ مگر ایک طرف ضرورت سے زیادہ جھکاؤ کا جیب ردّ عمل ہوتا ہے۔ تو یہی لوگ برائی کی طرف بھی مبالغہ کی حد تک راغب ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں الحاد بڑے زور سے پرورش پا رہا ہے۔ مادہ پرستی نے ان لوگوں کو سائنس اور فلسفہ کی طرف راغب کر دیا ہے، اور بغیر ملکی قانون کے وہ کسی اخلاقی قانون کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتے۔ چنانچہ جہاں وہ ملکی قانون کی باز پرس سے بچ سکتے ہیں وہ تمام اخلاقی بندھنوں کو توڑ کر رکھ دیتے ہیں اور اپنی مادر پدر آزادی پر فخر کرتے ہیں۔

الغرض اس وقت یورپین ممالک اور امریکہ ہی میں نہیں بلکہ ان کے زیر اثر تمام دنیا میں آزاد خیالی کی رَو چل پڑی ہے اور ہر قوم اور ملک کے لوگ مذہب سے بڑی حد تک بیگانہ ہو گئے ہیں۔ تاہم اب جب کہ اس آزاد روی کے غلط نتائج دیکھتے ہیں اور برائیوں اور جرائم کی بڑھتی ہوئی رَو سے دوچار ہوتے ہیں۔ اور اکثر ان اقوام کے سنجیدہ دور اندیش لوگ فکر مندی کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ یورپ اور امریکہ میں مختلف جرائم کی جانچ پڑتال اور اعداد و شمار معلوم کرنے اور ان کے انسداد کی تجاویز سوچنے کے لئے کمشن بٹھائے جاتے ہیں۔ اور ان کمشنوں کی رپورٹ کو دیکھ کر ایک انسان یہی قیاس کر سکتا ہے۔ کہ دنیا بالکل تباہی کے راستہ پر سرپٹ جا رہی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ جب دنیا پر سخت عذاب نازل ہو گا۔

یہ درست ہے کہ آج ان ممالک اور اقوام میں حکومتی سطح پر بعض ایسے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ جن سے توقع کی جاتی ہے کہ عوام کے رجحانات بدیوں کی طرف سے ہٹ کر نیکیوں کی طرف ہو جائیں گے۔ اور بین الاقوامی سطح پر بھی بہت سی تدابیر کو جامۂ عمل پہنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن یہ تجاویز بھی چونکہ مادی ذہنیت کے مطابق ہوتی ہیں۔ اس لئے ان سے شاید کوئی سطحی فائدہ تو ہوتا ہو مگر وہ حقیقی فائدہ نہیں ہوتا۔ جس سے معاشرہ کی ہیئت ہی بدل جاتی ہے۔ اور اخلاق میں ایک انقلاب آجاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ملکی قانون اور مادی قوانین کے نتائج سے بھی اثر پذیر طبیعتوں پر ایک حد تک اثر پڑتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ اثر محدود ہوتا ہے۔ اور اس کے حدود عارضی اور ناپائیدار ہوتے ہیں۔ اس لئے اس قسم کے اثر سے کوئی دیرپا نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ سطحی طور پر شہروں اور آبادیوں میں ایک وقت تک امن و امان نظر آتا ہے۔ لیکن اندر ہی اندر طبائع ہماری کے گھن لگے لکڑی کی طرح کھائی جاری ہوتی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ ناگہاں ایک عذاب عظیم کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

دوسری طرف نگاہ ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا اپنی تباہی کے سامان خود ہی پیدا کر رہی ہے۔ اور وہ عذاب جو اقوام کی بے راہ روی سے ان پر آنے والا ہے۔ اس کے ذرائع خود بخود پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ اقوام اپنے ہاتھ سے ہی اپنی قبر کھود رہی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ وہ جانتی ہیں کہ جو کچھ وہ تیار کر رہی ہیں کسی دن ان کی تباہی کا باعث ہو سکتا ہے۔ مگر وہ اس سے رک نہیں سکتیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے امریکہ اور روس نے جو تباہی کے سامان پیدا کرنے میں دنیا کے پیش رو ہیں ہلاکت بموں کے تجربات بظاہر روک رکھے تھے، مگر چند دنوں سے خبریں آ رہی ہیں کہ پہلے روس نے اور اب امریکہ نے بھی یہ تجربات پھر شروع کر دیئے ہیں۔ ان تجربات کا نتیجہ علاوہ اس کے کہ کسی وقت وہ یکدم دنیا یا اس کے بڑے حصّہ کو تباہ کر دیں گے۔ یہ بھی ہے کہ ان تجربات کی وجہ سے تابکار ذرے فضا میں کثرت سے پھیل جائیں گے۔ اور تمام دنیا کو طرح طرح کی بیماریوں کے خطرہ میں ڈال دیں گے۔ چنانچہ روس میں جو تجربات ہوئے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا اثر پاکستان تک پہونچ چکا ہے۔

یہ تو اپنے لئے موت کا گڑھا کھودنے کا صرف ایک ذریعہ ہے۔ ورنہ انسان نے اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کے لئے اس قسم کے بہت سے ہتھیار مہیا کر لئے ہیں۔ انسانی چشم ان کا نظارہ کر سکتی ہے۔ اور عقل میں یہ بات آسکتی ہے کہ عذاب الیم کے یہ جو سامان اس قدر مہیا ہو گئے ہیں۔ اس میں کچھ ایسی ہستی کا ضرور دخل ہے۔ جو انسان کو سیدھے راستے پر گامزن رکھنا چاہتی ہے۔ آج انسان نے اس دنیا میں اپنی عقلیت کے زعم میں جو اپنی حالت بنالی ہے۔ وہ اس بیل کی طرح ہے۔ جو آئینہ خانے میں گھس آیا ہے۔ جس کو یہ شناخت نہیں ہوتی کہ آئینہ خانہ اس کی ذرا سی ٹھوکر سے چکنا چور ہو جائے گا۔ بعینہٖ یہی حالت اس وقت دانشمند انسان کی ہے وہ آئینہ خانہ میں گھس آیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اپنی حقیقی عقل و خرد کو باہر رکھ آیا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ بزور دوسروں کو دبا کر آئینہ خانہ پر خود قبضہ کر لے۔ مگر وہ اس بات کو بھول گیا ہے۔ کہ یہ کوشش آئینہ خانے کو ہی تباہ کر دیں گی۔ اور نہ آئینہ خانہ رہیگا۔ اور نہ اس پر قبضہ کرنے والے۔

یہ جو کچھ ہو رہا ہے ان تجاویز کے باوجود ہو رہا ہے۔ جو دنیا کو اخلاقی اقدار کی طرف واپس لانے کے لئے اقوام سوچ رہی ہیں اور ان کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ مگر ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور اگر ہوتا بھی ہے تو بہت خفیف اور عارضی اثر ہوتا ہے۔ آخر سوال ہے کہ پھر کیا کیا جائے۔ کہ دنیا اس عذاب سے بچ جائے۔ جس کو وہ خود اپنے لئے تیار کر رہی ہے۔ کیا یہ ناممکن ہے۔ کہ اب انسان کو اپنی تباہی کی طرف بڑھنے سے روکا جا سکے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ یہ ممکن ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے تباہ ہونے سے بچ جائے اور یہ امکان عقیدہ کی تبدیلی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر حال کا انسان اللہ تعالیٰ اور معاد پر ایمان لے آئے تو دنیا میں ایک ایسا انقلاب برپا ہو سکتا ہے کہ ان ہی طاقتوں کو جن کو شیطان تباہی کے لئے تیار کر رہا ہے۔ دنیا کو بہشت بنانے میں صرف کیا جانے لگے۔ البتہ یہ بڑی مشکل ہے کہ جو ذہنیت اس وقت تجربہ اور مشاہدہ کے طریق کار کی وجہ سے انسان کی بن چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر اور معاد پر ایمان محض باتوں سے پیدا نہیں ہو سکتا ایسا ایمان پیدا کرنے کے لئے جو سنت اللہ قدیم سے چلی آتی ہے وہی آج بھی کارفرما ہو سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مبعوث کیا ہے۔ کہ وہ سنت اللہ کے مطابق دنیا کو ایمان کی طرف لائے اور انسان کو تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت کر دے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔ اور انسان کو اس کے روبرو ایک دن حاضر ہونا ہے تاکہ اپنے اعمال کا حساب و کتاب پیش کرے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”سب صاحب اس بات کو سن لیں کہ چونکہ ہماری یہ سب کارروائی خدا ہی کے لئے ہے۔ وہ اس غفلت کے زمانہ میں اپنی حجت پوری کرنا چاہتا ہے۔ جیسے ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں ہوتا رہا ہے۔ کہ جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ زمین پر تاریکی پھیل گئی ہے۔ تو وہ تقاضا کرتا ہے کہ لوگوں کو سمجھا دے۔ اور قانون کے موافق حجت پوری کرے۔ اس لئے زمانہ میں جب حالات بدل جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں رہتا۔ سمجھ کم ہو جاتی ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو مامور کر دیتا ہے۔ تاکہ غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو سمجھائے۔ اور یہی بڑا نشان اس کے مامور ہونے پر ہوتا ہے کہ وہ لغو طور پر نہیں آتا ہے۔ بلکہ تمام ضرورتیں اس کے وجود پر شہادت دیتی ہیں۔ جیسے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا اعتقادی اور عملی حالت بالکل خراب ہو گئی تھی۔ اور نہ صرف عرب کی بلکہ کل دنیا کی حالت بگڑ چکی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ظھر الفساد فی البر والبحر۔ اس فسادِ عظیم کے وقت خدا تعالیٰ نے اپنے کامل و پاک بندہ کو مامور کر کے بھیجا۔ جس کے سبب سے تھوڑی ہی مدت میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہو گئی۔ مخلوق پرستی کی بجائے خدا تعالیٰ پوجا گیا۔ بداعمالیوں کی بجائے اعمال صالحہ نظر آنے لگے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی دنیا کی اعتقادی اور عملی حالت بگڑ گئی ہے۔ اور اندرونی اور بیرونی حالت انتہا تک خطرناک ہو گئی ہے اندرونی حالت ایسی خراب ہو گئی ہے کہ قرآن تو پڑھتے ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ کیا پڑھتے ہیں اعتقاد بھی کتاب اللہ کے برخلاف ہو گئے ہیں اور اعمال بھی۔ مولوی بھی قرآن کو پڑھتے ہیں اور عوام بھی مگر تدبّر نہ کرنے میں دونوں برابر ہیں۔ اگر غور کرتے تو بات کیسی صاف تھی قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مثیل موسےٰ پیدا کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک سلسلہ پیدا کرتا ہے پھر جب اس سلسلہ پر ایک دراز عرصہ گذرنے کے بعد ایک قسم کا پردہ سا چھا جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ہم کے بدلے میں اولا سلسلہ اسی رنگ میں قائم کرتا ہے۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۴۹۔۳۵۰)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

زمانہ جاہلیت میں عربوں کی خوبیاں

اخلاقِ فاضلہ صرف ان افعال کو قرار دیا جا سکتا ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کئے جائیں

فرمودہ ۲۷ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

قرآن کریم کہتا ہے خُلق فاضل صرف وہی فعل ہو سکتا ہے جس کے پیچھے کوئی طبعی جذبہ نہ ہو کوئی سیاسی غرض نہ ہو کوئی اقتصادی مفاد مدنظر نہ ہوں بلکہ صرف

خدا تعالیٰ کی خوشنودی

کے لئے کوئی کام کیا جائے ایک ماں جب اپنے بچے سے محبت کرتی ہے تو وہ طبعی جذبہ کے ماتحت کرتی ہے اور اپنے بچے سے محبت کرنے کے لئے مجبور ہوتی ہے وہ جب بیمار ہوتا ہے اور اس کا دودھ نہیں پیتا تو وہ ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں کے پاس ماری ماری پھرتی ہے کہ میرا بچہ کیوں میرا خون نہیں چوستا اور کہتی ہے خدا کے لئے اس کا علاج کرو کیا ہم اس کو اخلاق فاضلہ کا نام دے سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ وہ عورت مجبور ہوتی ہے اپنی محبت کی وجہ سے اسی لئے وہ چاہتی ہے کہ وہ اسکا خون چوستا رہے قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ اخلاق فاضلہ اختیار کرنے سے آخر انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اخلاق اس کے طبعی جذبات کی طرح ہو جاتے ہیں اور وہ اخلاق فاضلہ پر بالکل اسی طرح مجبور ہو جاتا ہے جیسے ماں اپنے بچے کو دودھ دینے کے لئے اور

مومن کی یہ حالت ہوتی ہے

کہ اگر اس کے اخلاق فاضلہ کے رستہ میں کوئی روک واقع ہو جائے تو وہ بے چین ہو جاتا ہے جو شخص اس حالت کو پہنچ جائے کہ اخلاق فاضلہ اس کے طبعی جذبات کے ماتحت عمل میں آنے لگ جائیں تو باوجود طبعی ہونے کے اس کی نیکی سے انکار نہیں کیا جا سکتا اس وقت یہ کہا جائے گا کہ یہ شخص مجسم اخلاق بن گیا ہے غرض عربوں کے اندر اس قسم کے افعال حسنہ کا پایا جانا طبعی جذبات تھے جن کے پیچھے نیکی کا جذبہ نہ تھا بلکہ

وہ عزت نفس کے لئے ایسا کرتے تھے

اور اپنے گرد و پیش کے حالات سے مجبور تھے کہ وہ ایسا کریں اور اس قوم کے بعض افراد یا بعض قبائل ہیں جو عیوب پائے جاتے تھے ان میں نہ کرنے والے بھی شریک تھے کیونکہ وہ ان کے عیوب کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے تھے بلکہ ان کی تعریف کرتے تھے۔ بے شک بعض لوگ خود عفت پسند بھی ہوتے تھے۔ مگر جب ایک شاعر کسی مجلس میں کھڑے ہو کر اپنے شعر سناتا تھا جن میں اس نے یہ بیان کیا ہوتا تھا کہ میں نے فلاں کی عورت کو اغوا کر لیا یا فلاں عورت کے ساتھ میں نے یہ کیا تو چاہے مجلس میں ایک شخص خود عفیف ہوتا تھا وہ شاعر کے اس فعل کو کھیل سمجھتا تھا اور اس پر حیرت اور استعجاب کا اظہار نہ کرتا تھا بلکہ سن کر مسکرا دیتا تھا اس طرح گو وہ خود ایسے افعال کا ارتکاب نہ کرتا تھا مگر پسندیدگی کا اظہار کر کے وہ بھی ایسا کرنے والے کے ساتھ شامل ہو جاتا تھا۔

سید منیر الحصنی صاحب

نے جو آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کی ہے کہ تقلبک فی السّٰجدین مفسرین نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ آپ کے آباؤ اجداد نیک تھے حالانکہ ایک مشرک کو ہم عفیف تو کہہ سکتے ہیں لیکن اسے ساجد نہیں کہہ سکتے یوں تو زبان کے لحاظ سے ہم بتوں کو سجدہ کرنے والوں کو بھی ساجد کہہ سکتے ہیں لیکن قرآن کریم میں جہاں کہیں یہ لفظ استعمال ہوا ہے ان معنوں میں ہوا ہے کہ موحد ساجد اور راکع۔ یعنی خدا کو سجدہ کرنے والے پس اس آیت میں

ساجدین کے یہ معنے نہیں

کہ ہم نے تجھے موحد ساجدین میں سے گزارا اگر یہ معنے کئے جائیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد خدا رسیدہ تھے تو یہ صحیح نہیں تاریخ اس کے خلاف ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے والدین مشرک تھے اور ابوطالب جن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ محبت تھی جب وہ مرنے لگے تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ بھتیجے تیری باتیں تو سچی معلوم ہوتی ہیں لیکن بات یہ ہے کہ میں اپنی قوم کو نہیں چھوڑ سکتا پس ایک طرف ساجد کے معنے موحد کے ہیں اور دوسری طرف تاریخ اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے دادا پڑدادا موحد نہیں تھے اس لئے وہ معنے جو مفسرین کی طرف سے کئے جاتے ہیں صحیح نہیں۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے تقلبک فی السّٰجدین میں یہ فرمایا ہے کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تیرے گرد و پیش سب موحد ہی موحد ہیں اور تو موحدین میں پھرتا ہے اور یہ

ہمارا کتنا بڑا احسان ہے

کہ مکہ جیسی شرک کی سرزمین میں ہم نے موحد ہی موحد پیدا کر دئے ہیں اور ان لوگوں کو توحید پر قائم کر دیا ہے جو ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں بتوں کی پوجا کرتے تھے تو دائیں جاتا ہے تو تجھے موحد نظر آتے ہیں تو بائیں جاتا ہے تو تجھے موحد ملتے ہیں تو ادھر جاتا ہے تو تجھے موحد ملتے ہیں اور تو ادھر جاتا ہے تو تجھے موحد ملتے ہیں غرض تو جس طرف بھی جاتا ہے تجھے موحد نظر آتے ہیں اور مکہ جیسی شرک کی بستی میں ہم نے تیرے ساتھ موحدین پیدا کر دئے ہیں تقلب کے معنے ہیں ادھر جانا اور ادھر جانا۔ آپ جب خود اپنے والدین کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ مشرک تھے اور گو وہ زیادہ شرک کرتے تھے مگر کرتے ضرور تھے پھر یہ کہنا کہ آپ کے والدین موحد تھے یہ ایک ایسی بات ہے جس کے متعلق کوئی ضعیف سے ضعیف روایت بھی نہیں ملتی نہ قرآن کریم سے نہ حدیثوں سے اور نہ تاریخ سے پس

تقلب کا مفہوم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی محبوب اور عزیز چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنیکا نام نیکی ہے

"شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہ زنی کرتا اور اُن کو راہِ حق سے بہکاتا ہے مثلاً رات کو روٹی زیادہ پک گئی اور صبح کو باسی بچ رہی عین کھانے کے وقت کہ اس کے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھے ہیں۔ ابھی ایک لقمہ نہیں کہ دروازہ پر آ کر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی۔ کہا کہ باسی روٹی سائل کو دیدو۔ کیا یہ نیکی ہوگی؟ باسی روٹی تو پڑی ہی تھی نعم پسند ایسے کیوں کھانے لگے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (الدہر) یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ طعام کو ہیں۔ سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا۔ الغرض اس رکابی میں سے جس میں ابھی تازہ کھانا اور لذیذ اور پسندیدہ رکھا ہوا ہے۔ کھانا شروع نہیں کیا۔ فقیر کی صدا پر نکال دے تو یہ تو نیکی ہے۔

بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نصِ صریح ہے۔ لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون (پ۴) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۷۵)

یہ نہیں تھا جو عوام نے سمجھ لیا ہے بلکہ یہ لفظ صحابہؓ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بعض انبیاء کی بیویاں ان پر ایمان نہ لائی تھیں۔ بعض کی اولاد نے ان کی نبوت کا انکار کر دیا تھا۔ حضرت لوطؑ کی بیوی آخر تک ایمان نہ لائی تھی۔ گو بیویوں یا اولاد کے انکار سے نبی کی شان میں تو فرق نہیں آتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں تھیں تو خدا تعالےٰ کے دین پر نثار۔ آپؐ کی اولاد تھی تو وہ دین پر قربان آپؐ کے ساتھی تھے تو وہ

اسلام کے سچے عاشق

یہاں تک کہ سب تعلق والوں کو اللہ تعالےٰ نے ساجد بنا دیا اور یہ ایسی بات ہے کہ اور کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) تو جہاں کہیں جاتا ہے موحدین اور ساجدین میں پھرتا ہے۔ بڑے گھر میں توحید بڑے دوستوں میں توحید اور تو جدھر جاتا ہے توحید کا بیج بویا جاتا ہے اور تو نے ہزاروں مشرکین کو ساجدین بنا دیا ہے۔ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک نیکی ہوتی ہے۔ بالفعل اور ایک بالقوۃ۔ جہاں تک قابلیت اور ترقی کا سوال ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بالفعل ان میں کوئی قابلیت اور ترقی نہیں تھی۔ مگر جہاں تک بالقوۃ قابلیت اور ترقی کا سوال ہے۔

ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے

کہ اہل عرب میں یہ قابلیت اور ترقی پائی جاتی تھی۔ بلکہ اس حد تک پائی جاتی تھی کہ دنیا کی کوئی قوم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ اور یہ بات اللہ تعالےٰ کی حکمت اور اس کی تدبیر کے عین مطابق ہے۔ اللہ تعالےٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے مکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین پس اللہ تعالےٰ بھی تدبیر کیا کرتا ہے جو اس کی حکمت پر مبنی ہوتی ہیں اور یہ بھی اس کی تدبیر ہی تھی کہ اس نے اپنا پیغام دنیا تک پہنچانے کے لئے عربوں میں اتنی قابلیت رکھ دی تھی کہ وہ اس بوجھ کو اٹھا سکتے ایک عقلمند انسان کسی بچہ پر اتنا بوجھ نہیں ڈالتا جو اس کی طاقت سے بالا ہو۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی ایسے انسان پر اپنا پیغام پہنچانے کا بوجھ ڈال دے جو اس کام کی اہلیت نہ رکھتا ہو یا نعوذ باللہ نبی کو کسی ایسی قوم میں بھیج دے جس میں ترقی کی قابلیت بالقوہ بھی نہ پائی جاتی ہو۔ بے شک عرب کے اندر اخلاق فاضلہ نہ

تھے۔ لیکن اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان میں افعال حسنہ ضرور تھے۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے

کہ عربوں کے اندر اتنی قابلیت تھی یا نہ تھی کہ وہ اعلےٰ ترقیات کو حاصل کر سکیں ہم کہیں گے کہ اگر ان میں اعلےٰ قابلیت نہ ہوتی تو اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قوم کے اندر کیوں بھیجتا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے اس مقام پر کھڑا کیا تھا کہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہی بہترین انسان تھے جو اس عظیم الشان بوجھ کو اٹھا سکتے اور عربوں کو اس لئے چنا کہ عرب ہی دنیا میں وہ بہترین قوم تھے جو اعلےٰ ترقیات حاصل کر سکتے تھے۔ بے شک ابو بکرؓ اسلام سے پیشتر صرف ابو بکرؓ تھے۔ لیکن ان کے اندر بالقوۃ نیکی موجود تھی۔ اللہ تعالےٰ نے عربوں کو چنا ہی اسی لئے تھا کہ ان میں قابلیت پائی جاتی تھی کسی کا یہ کہنا کہ عرب اسلام سے پیشتر اسلام کی تعلیم پر کیوں نہ عمل کرتے تھے یہ محض حماقت ہوگی۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ قابل تو رومی بھی تھے ایرانی بھی تھے یا ہندوستانی بھی تھے تو

اس کا جواب یہ ہے

کہ اگر رومی قابل ہوتے تو اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اندر بھیجتا۔ اگر ایرانی قابل ہوتے تو اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اندر مبعوث فرماتا۔ اگر ہندوستانی قابل ہوتے تو اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اندر بھیجتا۔ اور اگر افریقی اس قابل ہوتے تو اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے اندر بھیجتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ آپ کو نہ رومیوں میں بھیجتا ہے نہ ایرانیوں میں اور نہ ہندوستانیوں میں بھیجتا ہے اور نہ افریقیوں میں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ آپ کو عربوں میں بھیجتا ہے کیا اللہ تعالےٰ اپنے دین کو تباہ کرنا چاہتا تھا کہ اس نے آپ کو عربوں میں مبعوث فرما دیا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو عربوں میں بھیجا ہی اس لئے تھا کہ وہ جانتا تھا کہ اس وقت

عرب ہی ایک ایسی قوم ہے

جو دنیا کی ساری قوموں سے بڑھ کر اپنے اندر قابلیت رکھتی ہے اور اس میں شک و شبہ کا ذرہ بھر گنجائش نہیں ہو سکتی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسے انسان تھے جو اس بوجھ کو اٹھا سکتے تھے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ عرب ہی ایک ایسی قوم تھی جو مستحق تھی اس بات کی کہ ان کے اندر اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجے اور ان کی فضیلت اسی بات میں ہے کہ ان کے اندر بالقوۃ

نیکی پائی جاتی تھی۔ بالقوہ اسے کہتے ہیں جو کسی کی ذاتی استعداد ہو۔ اور بالفعل وہ خوبی ہوتی ہے جو ظاہر ہو رہی ہو ئیں

جہاں تک ذاتی استعداد کا سوال ہے

اگر کوئی کہے کہ ذاتی استعداد عربوں کے سوا اور قوموں میں بھی تھی تو یہ بالکل غلط بات ہو گی۔ کوئی شخص کہہ دے کہ اگر اسلام ایرانیوں میں جاتا یا رومیوں میں جاتا تو اور بھی ترقیات حاصل کرتا تو یہ بھی قلت تدبر کا نتیجہ ہوگا۔ خدا تعالےٰ نے عربوں کو چنا ہی اس لئے تھا کہ وہ دین الٰہی کو انتہائی بلندی پر پہنچا سکتے تھے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عرب میں پیدائش اللہ تعالےٰ کی تدبیر کے ماتحت تھی۔ خدا تعالیٰ نے اچھی طرح اس بات کو دیکھ لیا تھا کہ عرب ہی دنیا میں ایک ایسی قوم ہے جو اس بوجھ کے اٹھانے کے قابل ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ کو یہ بھی طاقت تھی کہ آپؐ کو ایران یا روم۔ یا ہندوستان یا افریقہ میں پیدا فرماتا۔ پس جہاں تک اس زمانہ میں بالقوہ نیکی کا سوال ہے۔ اگر کوئی کہے کہ عربوں سے بڑھ کر کسی اور قوم میں بالقوہ موجود تھی تو یہ بالکل غلط بات ہے۔

اسی طرح اس زمانہ میں

سب سے بڑھ کر قربانی کرنے کا مادہ

پنجاب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے بعض بنگالی کہہ دیتے ہیں آپ پنجابیوں کو کیوں افضل قرار دیتے ہیں تو میں کہتا ہوں یہ تمہاری قلت تدبر کا نتیجہ ہے جو شخص اس پر اعتراض کرتا ہے وہ خدا پر اعتراض کرتا ہے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پنجاب میں مبعوث فرما کر یہ بتا دیا کہ جو استعداد اور قربانی کا مادہ پنجابیوں کے اندر ہے وہ کسی اور علاقہ کے لوگوں میں نہیں ہے۔ پس اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت بنگال یا پشاور یا دکن میں ہونی چاہیئے تھی تو یہ اس کی حماقت ہو گی۔ اللہ تعالےٰ ہی سب سے بہتر انتخاب کر سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جس کو فرسٹ (FIRST) قرار دینا تھا دے دیا۔ اور اس کی نظر نے دیکھ لیا کہ اس وقت پنجاب ہی اس قابل ہے کہ اس میں میں اپنا مامور بھیجوں۔ وہ اچھی طرح اس بات کو جانتا تھا کہ ان کے اندر چھپی ہوئی فضیلت ہے اور ان میں بالقوہ ترقی کی قابلیت موجود ہے۔

پس جہاں تک اخلاق فاضلہ کا تعلق ہے بے شک عربوں میں اسلام سے پہلے نہ تھے لیکن ان کے اندر

بالقوہ نیکی کی استعداد

موجود تھی۔ اور ان میں بعض چھپی ہوئی خوبیاں

پائی جاتی تھیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ بعض زمینیں بظاہر یکساں نظر آتی ہیں لیکن ایک زمین ایسی ہوتی ہے کہ اگر اس پر شبنم بھی پڑ جائے تو وہ غلہ اگاتی ہے اور دوسری ایسی ہوتی ہے کہ اگر اس پر متعدد دفعہ بارشیں بھی ہوتی رہیں تو اس میں روئیدگی کی طاقت نہیں آتی۔ پس اللہ تعالےٰ نے عربوں کو اس لئے اپنے دین کے لئے چنا کہ ان میں اس بوجھ کے برداشت کرنے کے لئے قوت موجود تھی۔ اور وہ جانتا تھا کہ جب اس قوم پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چھینٹا پڑے گا۔ ان میں روئیدگی کی وہ طاقت پیدا ہو جائے گی جو کسی اور قوم میں نہیں ہو سکتی۔ پس عربوں کی

اس فضیلت کا انکار نہیں کیا جا سکتا

اور انکار کرنے کے یہ معنے ہوں گے کہ جان بوجھ کر انکار کیا جا رہا ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ کوئی جلاہا فوج میں بھرتی ہو گیا۔ جب وہ میدان جنگ میں پہنچا تو تیر لگنے سے زخمی ہو گیا اور اس کا خون بہنے لگا۔ وہ خون کو دیکھتا اور بھاگتا جاتا اور کہتا جاتا یا اللہ یہ خواب ہی ہو۔ یا اللہ یہ خواب ہی ہو۔ پس عربوں کی فضیلت کا انکار کرنا اس جولاہے کی پیروی کے مترادف ہوگا عربوں نے اس طرح اسلام کو قبول کیا اور پھر ساری دنیا میں پھیلایا کہ

دنیا حیران رہ گئی

اور وہ ایک قلیل عرصہ میں دنیا کے معتدبہ حصہ پر اسلام پھیلانے کا موجب ہوئے۔ پس عربوں کی بالقوہ نیکی کا انکار کوئی اندھا ہی کرے تو کر سکتا ہے لیکن عقل اور دماغ رکھنے والا انسان کبھی اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا کہ عربوں کے اندر جو بالقوہ نیکی موجود تھی وہ اور کسی قوم کے اندر نہ تھی۔

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیز خواجہ عبد الحمید ولد خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم و مغفور (آف دہرہ دون) ایک ماہ سے زائد عرصہ سے بے خوابی کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے ذہنی پریشانی کے علاوہ دماغ پر بھی اثر ہے۔ بزرگان سلسلہ عزیز کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(خواجہ عبد الرحیم احمدی ولد خواجہ غلام نبی صاحب (آف دہرہ دون) معرفت چیپ ٹریڈ اسٹور بندر روڈ کراچی ملا)

شادی طلاق اور تعدد ازدواج وغیرہ مسائل کے متعلق نئے قوانین

مسلم فیملی لاء آرڈیننس ۱۹۶۱ء کا خلاصہ

۱۵ جولائی ۱۹۶۱ء سے شادی بیاہ طلاق - نان و نفقہ اور تعدد ازدواج وغیرہ کے متعلق حکومت نے جو نئے قوانین ملک میں نافذ کئے ہیں - ان کا خلاصہ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے - (ادارہ)

پاکستان میں مسلمانوں کی شادی بیاہ، طلاق نان و نفقہ اور تعدد ازدواج کے مسائل نے ایک مدت سے پیچیدہ صورت اختیار کر رکھی ہے اسلام نے عورت کو جو بنیادی سماجی حقوق دیئے ہیں - ان سے وہ بسا اوقات محروم رہی ہے - اس کا نتیجہ ازدواجی زندگی کی تلخی اور بے شمار خاندانوں کی تباہی کی صورت میں رونما ہوتا رہا ہے -

ان مسائل کا جائزہ لینے اور اصلاح احوال کے لئے ضروری تجاویز مرتب کرنے کے لئے ۱۹۵۶ء کے اواخر میں ایک عائلی کمیشن کی تشکیل ہوئی - جو بعض ماہرین قانون - مفکرین اور ممتاز سماجی کارکنوں پر مشتمل تھا کمیشن نے تمام حالات کے بغور مطالعہ کے بعد ضروری سفارشات مرتب کیں - ان سفارشوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ۲ مارچ ۱۹۶۱ء کو مسلم خاندانی قوانین کا آرڈیننس نافذ کیا - ان نئے قوانین پر ۱۵ جولائی ۱۹۶۱ء سے تمام پاکستان میں عمل شروع ہو رہا ہے اس سلسلے میں حکومت مغربی پاکستان نے ضروری قواعد وضع کر دئے ہیں - اور نکاح نامے اور لائسنس رجسٹرار کے فارم بھی تجویز ہو چکے ہیں -

مسلم خاندانی قوانین کا اطلاق پاکستان کے تمام مسلمان باشندوں پر ہوگا - خواہ وہ کہیں رہتے ہوں - آئندہ مسلمانوں کی شادیاں اسی قانون کے تحت رجسٹرڈ ہوں گی اور کوئی مقامی رسم و رواج اور طور طریقہ اس قانون پر اثر انداز نہیں ہو سکے گا -

اس قانون کے تحت بنیادی جمہوریتوں کے چیئرمینوں کو اہم ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں - پہلی بیوی یا بیویوں کی موجودگی میں اور شادی کرنے بیوی کو طلاق دینے اور نان و نفقہ ادا کرنے کے مسائل چیئرمین ثالثی کونسل کے ذریعے طے کرائیں گے - اس کونسل کی وہ خود صدارت کریں گے - اور کونسل میں اختلاف رائے کی صورت میں چیئرمین فیصلہ کرنے کا مجاز ہوگا -

ان نئے قوانین کے اہم مقاصد یہ ہیں :-

(۱) شادیوں کی رجسٹریشن یعنی تفصیلات کا مکمل ریکارڈ ایک قانونی دستاویز کی صورت میں محفوظ رکھنا۔

۲ - ایک سے زیادہ شادیوں پر شریعت کے مطابق مناسب پابندی عائد کرنا

۳ - طلاق کے رجحانات کی حوصلہ شکنی

۴ - عورتوں کے مہر اور نان و نفقہ کی ادائیگی کا موثر انتظام کرنا -

۵ - دادا کی جائیداد میں یتیم پوتوں کو وراثت کا حق دلانا -

رجسٹریشن

قانون شریعت کے مطابق عمل میں آنے والی تمام شادیاں ان قوانین کے تحت درج رجسٹر کی جائیں گی - اس کام کے لئے یونین کونسلوں[۱] کی طرف سے نکاح رجسٹرار مقرر کئے جائیں گے جن کو نکاح نامے کے رجسٹر اور مہریں قیمتاً مہیا کی جائیں گی - جو شخص بھی اسلامی شریعت کی رو سے نکاح پڑھنے کا اہل ہو - وہ نکاح رجسٹرار کا لائسنس حاصل کرنے کے لئے یونین کونسل کو درخواست دے سکتا ہے - کونسل ضروری چھان بین کے بعد مناسب افراد کو لائسنس جاری کرے گی -

شادی کو رجسٹر کرانے کے لئے دولہا یا اس کے نمائندے کی طرف سے نکاح رجسٹرار کو دو روپے بطور رجسٹریشن فیس ادا کئے جائیں گے دو ہزار سے زیادہ مہر کی صورت میں یہ فیس ایک روپیہ فی ہزار کے حساب سے بڑھ کر بیس روپے تک ہو سکتی ہے - اگر مہر جائیداد کی صورت میں ہو - تو اس کی قیمت کے حساب سے فیس عائد ہوگی - رجسٹرار فیس کا بیس فی صد حصہ یونین کونسل کو ادا کرے گا نکاح رجسٹرار شادی کے وقت مقررہ فارم کے چار پرت مکمل کرے گا - اور متعلقہ لوگوں کے دستخط کرانے کے بعد اپنے دستخط اور مہر ثبت کرے گا - ان چار میں سے ایک پرت رجسٹرار کے رجسٹر میں رہے گا - دوسرا وہ یونین کونسل میں بھیج دے گا - اور باقی دو دولہا اور دلہن والوں کو دے جائیں گے اس پرت کی قیمت پچاس پیسے الگ ہوگی

اگر رجسٹرار کی بجائے کوئی اور شخص نکاح پڑھے تو وہ بھی نکاح کے فارم پر کرے گا - جو فارم دو کہلاتے ہیں یہ فارم علیحدہ یونین کونسلوں کے دفتروں سے قیمتاً مل سکتے ہیں - نکاح خواں یہ چار فارم متعلقہ افراد کے اور اپنے دستخطوں کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد رجسٹری کی فیس کے ساتھ اپنے حلقہ کے نکاح رجسٹرار کو بھیج دے گا رجسٹرار کو شادی کی اس طرح اطلاع نہ دینا جرم متصور ہوگا - جس کی سزا مقرر ہے — یونین کونسلوں کے دفتر میں شادیوں کی فہرست رکھی جائے گی - جس میں شادی کے فریقین کے نام ولدیت، سکونت اور شادی کی تاریخ درج ہوگی ہر شخص مقررہ فیس ادا کر کے جو ڈیشنل اسٹامپ کی صورت میں ادا کرے اس فہرست اور شادی کے رجسٹر کا معائنہ کر سکتا ہے اور کسی اندراج کی مصدقہ نقل حاصل کر سکتا ہے - پاکستان سے باہر ہونے والی شادیوں کے متعلق بھی یہی ضابطہ کار ہوگا - نکاح کے فارم پاکستانی سفارت خانوں کی معرفت مل سکیں گے - یہ فارم حسب ضابطہ پر کر کے افسر قونصل خانہ کو دے دیئے جائیں گے - جہاں سے یہ متعلقہ نکاح رجسٹرار کے پاس بھیج دئے جائیں گے

(باقی)

[۱] ان قوانین اور قواعد کے تحت جہاں لفظ "یونین کونسل" استعمال ہوا ہے - اس سے بنیادی جمہوریتوں کے نچلی سطح کے یونٹ ادارے مراد ہے یعنی یونین کونسلیں - ٹاؤن کمیٹیاں اور یونین کمیٹیاں -

---

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی علالت اور دعا کی تحریک

" حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں پہلے آنتڑیوں میں درد کی تکلیف تھی اب پیٹ میں بھی تکلیف ہو گئی ہے اس کے علاوہ گھٹنوں اور رانوں میں سختی (STIFFNESS) ہے جو دائیں ٹانگ میں نسبتاً زیادہ محسوس ہوتی ہے - زمین پر بیٹھ نہیں سکتے - نماز بھی کرسی پر یا بستر پر لیٹے لیٹے ادا کرتے ہیں - ہاتھ کی انگلیوں میں بھی تکلیف ہے - لکھنے سے تکلیف ہوتی ہے -

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں - نیز اگر کسی دوست یا حکیم کو کوئی علاج - نسخہ یا لیپ وغیرہ معلوم ہو تو حضرت میاں صاحب کو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں -

(پام ویو - ۵ - ڈیوس روڈ — لاہور)

کتاب راہ ایمان کا انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا

شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے ناصرات الاحمدیہ کے لئے ایک کتاب بطور نصاب لکھی ہے جس کا نام "راہ ایمان" ہے - حال ہی میں اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کروا کے شائع کیا گیا ہے - ہر احمدی بچی کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیئے - آئندہ وقتاً فوقتاً امتحان بھی اس کا ہوا کرے گا -

جو بچے انگریزی سکولوں میں پڑھتے ہیں - ان کو اس کتاب کا انگریزی ایڈیشن ضرور پڑھنا چاہیئے - جو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے -

سیدہ نصیرہ
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ولادت

مورخہ ۱ ستمبر ۱۹۶۱ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے ایک اور لڑکا عنایت فرمایا ہے -

احباب سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور ہمارے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے

خاکسار (حافظ) محمد رمضان مولوی فاضل
واعظ مقامی ربوہ

فلاح دارین کس کے حصّہ میں ہے؟

سورہ البقرہ کی آیت ۴ تا ۶ کا ترجمہ تفسیر صغیر میں حسب ذیل ہے :۔

"جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر (بھی) یقین رکھتے ہیں یہ لوگ (یقیناً) اس ہدایت پر (قائم) ہیں جو اُن کے رب کی طرف سے (آئی) ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔"

فلاح حاصل کرنے کے لئے جو امور سرانجام دینے ضروری ہیں ان میں سے ایک امر انفاق فی سبیل اللہ ہے۔

موجودہ وقت میں تحریک جدید کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک حقیقی اسلام پہنچایا جا رہا ہے۔ اس لئے جو دوست ابھی تک اپنے وعدہ کا ایفاء نہیں کر سکے وہ اس ارشاد ربانی کے مطابق فائدہ حاصل کرنے کے لئے قربانی کے میدان میں آگے بڑھیں اور فلاح دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۴۶

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمانے کی توفیق بخشی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۳۷۲ - مکرم شیخ بشیر احمد صاحب حمید منزل انارکلی۔ لاہور۔	۱۵۰-۰۰
۳۷۳ - مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب لاہور۔	۱۵۰-۰۰
۳۷۴ - " " " منجانب محترمہ اہلیہ صاحبہ۔	۱۵۰-۰۰
۳۷۵ - مکرم چوہدری بشیر محمد صاحب و سردار محمد صاحب کرم پورہ ضلع شیخوپورہ	۱۵۰-۰۰
۳۷۶ - مکرم کیپٹن محمد اسلم صاحب کوہاٹ منجانب والد ماجد ملک برکت علی صاحب پنشنر	۱۵۰-۰۰
۳۷۷ - محترمہ ثریا سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم لفٹیننٹ کمانڈر محمد سلیم احمد صاحب کراچی	۱۵۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں فہرست ۲۸

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الّا الاحسان۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۵۰ - مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب لاہور منجانب والد صاحب مرحوم	۱۵۰-۰۰
۱۵۱ - " " " " والدہ صاحبہ مرحومہ	۱۵۰-۰۰
۱۵۲ - مکرم چوہدری عبد المجید خانصاحب چک نمبر ۹ جنوبی ضلع سرگودھا منجانب دادا جان حضرت حاجی رحمت خانصاحب مرحوم	۱۵۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

کامیابی اور درخواست دعا

مکرم مہتہ عبد الرزاق صاحب کراچی سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے دو بچے عزیزان عبد الباسط مہتہ بی اے فرسٹ ایئر اور بشرہ مہتہ ایف اے کے امتحانات میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس خوشی میں انہوں نے وقف جدید کو مبلغ دس روپے ارسال فرمائے ہیں جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مہتہ صاحب کے بچوں کو نعمت علم سے مالا مال کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

ذکر الٰہی اور تسبیح پر ورد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک شخص نے ذکر کیا۔ کہ مخالف کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ (احمدی) نمازیں تو پڑھتے ہیں۔ لیکن تسبیحیں نہیں رکھتے۔ فرمایا۔ صحابہ کے درمیان کہاں تسبیح ہوتی تھی یہ تو ان لوگوں نے بعد میں بنائی ہیں۔ (بدر مارچ ۱۹۰۶ء) ایک دوسرے مقام پر فرمایا :۔

تسبیح کرنے والے کا اصل مقصود گنتی ہوتا ہے۔ اور وہ اس گنتی کو پورا کرنا چاہتا ہے اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ یا تو وہ گنتی پوری کرے اور یا توجہ کرے اور یہ صاف بات ہے۔ کہ گنتی کو پوری کرنے کی فکر کرنے والا سچی توبہ کرہی نہیں سکتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور کاملین لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذوق ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے عشق میں فنا شدہ ہوتے ہیں انہوں نے گنتی نہیں کی اور نہ اس کی ضرورت سمجھی اہل حق تو ہر وقت خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے گنتی کا سوال اور خیال ہی بیہودہ ہے۔ کیا کوئی اپنے محبوب کا نام گن کر لیتا ہے" (الحکم جون ۱۹۰۷ء) نیز فرماتے ہیں۔ "دوسرے یہ بات حال والی ہے قال والی نہیں۔ جو شخص اس میں پڑتا ہے وہی سمجھ سکتا ہے۔ اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے۔ اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے۔ اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ جب دل خدا کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے۔ تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں اسکی کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے کسی کام میں مصروف ہو۔ مگر اس کا دل اور دھیان اس بچہ میں رہے گا۔ اسیطرح پر جو لوگ خدا کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے"

احباب کو چاہیئے کہ اس کے مطابق ذکر الٰہی کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

خدام الاحمدیہ کا مالی سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔ گویا دو ماہ سے بھی کم عرصہ باقی ہے جس میں مجالس نے اپنے بقایاجات کو صاف کرنا ہے۔ قائدین حضرات کی خدمت میں گوشوارے بھجوائے جا چکے ہیں۔ جو امید ہے کہ مل چکے ہوں گے۔ جن سے ان کو اپنی اپنی مجلس کے بقایاجات کا علم ہو چکا ہو گا۔ منظور شدہ بجٹ کے مقابل میں آمد بہت کم ہے۔ یہ کمی پوری ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ قائدین حضرات پوری توجہ دیں۔

اس اعلان کے ذریعہ خاکسار جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ تمام مدات کے بجٹ کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اسباب کا انتظام کریں کہ جس قدر بقایا ابھی (کم یا زیادہ) ان کی مجلس کے ذمہ ہے۔ وہ ۳۱ اکتوبر سے پہلے پہلے مرکز میں پہنچ جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱ - میرے والد مکرم صوفی محمد عبد اللہ صاحب پریسیڈنٹ واہ چھاؤنی ملکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شفایاب ہو کر میو ہسپتال لاہور سے واپس گھر تشریف لے آئے ہیں۔ جن احباب کرام نے انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھا ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے۔ مکمل صحت یابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار محمد اکرم ابن صوفی محمد عبد اللہ صاحب دار الرحمت شرقی)

۲ - ہمارے ایک مخلص رفیق کار مکرم چوہدری منظر حسین صاحب واقف زندگی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں (فضل الدین انسپکٹر تحریک جدید)

۳ - میرا بھانجہ دل محمد ابن احمد دین صاحب ایک مہینہ سے پیٹ میں مزید درد کی وجہ سے بیمار ہے (عمر حیات جماعت احمدیہ چک ۳۵ [illegible])

۴ - خاکسار دل کے عارضہ سے کچھ ماہ سے سخت بیمار ہے (خواجہ محمد احمد جڑانوالہ)

۵ - خاکسار کے بھائی عزیزم محمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولپور کو پہلے فالج کا حملہ ہوا۔ پھر کچھ وقفہ کے بعد دل کے تین شدید حملے ہوئے (فتح محمد خان)

۶ - عاجز کئی دنوں سے بخار میں مبتلا ہے اور ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا (صفدر علی کلرک دفتر الفضل)

۷ - میرے والد خواجہ عبد القیوم صاحب کو کمر کا سینہ میں گلٹیوں کا اپریشن ہوا تھا۔ ایک زخم کچھ خراب ہو گیا ہے (ام الفضل دار البرکات ربوہ)

۸ - شیخ عبد السمیع صاحب عمر ابن شیخ عبد العزیز صاحب مورخہ ۲۵/۸/۷۱ بروز بدھ بذریعہ کار لائلپور سے لاہور جا رہے تھے کہ راستہ میں کار الٹ گئی جس کی وجہ سے انہیں سخت چوٹیں آئیں کندھے کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اب وہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ (شریف احمد بھٹی) احباب ان سب بیماروں کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ایٹمی دھماکوں کے تجربات اور اسکے مہلک اثرات

• تابکار غبار کی حقیقت

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ایٹمی دھماکوں کے تجربات سے جو تابکار غبار اڑے گا اس سے پوری کی پوری آبادیاں ملیا میٹ ہو سکتی ہیں۔ یہ ہلاکت خیز غبار دھماکہ کے چند گھنٹے بعد نمودار ہوتا ہے جب تابکار گرد و غبار کے خاصے بڑے ذرات بعض مخصوص اقسام کے ایٹمی دھماکوں کے بعد ہوا کے ساتھ زمین پر اترنے لگتے ہیں۔

ایک اور قسم کے سست تابکار غبار سے بہت کم مقدار میں تابکاریت پیدا ہوتی ہے یہ مٹی کے ننھے ننھے ذرات پر مشتمل ہوتی ہے جو بالائی فضا میں طویل عرصہ تک ٹھہرنے کے بعد ایک قطب سے دوسرے قطب تک پھیل جاتے ہیں۔ اس تابکار غبار کے اثرات بڑی طاقت کے ایٹمی دھماکوں کے کئی برس بعد نمایاں ہوتے ہیں۔ اس سے اچانک موت واقع ہونے کا خطرہ پیدا نہیں ہوگا۔ اسکے اثرات کئی نسلوں میں غیر محسوس طور پر واقع ہوتے ہیں۔

تابکار غبار کیا ہے

تابکار اشیاء ایسی اشیاء کو کہا جاتا ہے جن کے ذرات فطری طور پر بے قرار ہیں۔ اور جو انتشار کے عمل کے ساتھ نہایت تیز رفتار ذرات یا اعلیٰ توانائی کی شعاعیں خارج کرتی رہتی ہیں۔ ریڈیائی لہروں کی طرح عام حالات میں تابکاریت کو محسوس نہیں کیا جاسکتا اگرچہ شدید تابکاریت سے ستاروں کی طرح تپش یا روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اعلیٰ توانائی کی وجہ سے بیشتر تابکاریت انسانی ریشوں میں سرایت کرکے خلیوں میں کیمیائی تبدیلیاں پیدا کر سکتی ہے۔

تابکاریت ایٹمی بموں سے شروع نہیں ہوئی تھی بلکہ وقت کے آغاز سے ہر جگہ موجود تھی چٹانوں میں زمین میں ہماری خوراک میں یہاں تک کہ ہمارے جسم میں بھی تابکار اشیاء موجود ہیں۔

فطری یا پس منظری تابکاریت جگہ بدلتی رہتی ہے۔ ایسے علاقوں میں رہنے والے جہاں نے کا پتھر غالب ہے ان علاقوں کی نسبت کم متاثر ہوتے ہیں۔ جو پتھریلے علاقوں میں رہتے ہیں کیونکہ پتھر بہت زیادہ تابکار ہوتا ہے۔ زیادہ اونچائیوں پر رہنے والے لوگ سطح سمندر پر رہنے والوں کے مقابلہ میں زیادہ تابکاریت جذب کرتے ہیں یہ تابکاریت بیرونی خلا سے ہر وقت زمین پر گرتی رہتی ہے۔

انسانی ساختہ تابکاری اس صدی کے شروع میں اکسرے اور طبی مقاصد کے لئے ریڈیم کے استعمال سے رائج ہوئی تھی جنہیں انسان پچھلے ۵۰ برس سے روز افزوں مقدار میں مصنوعی تابکاری سے متاثر ہو رہا ہے تاہم موجودہ اندازوں کے مطابق کئی ممالک میں طبی استعمالات ہیں مصنوعی تابکاری سے اس قدر متاثر کر رہے ہیں۔ جس قدر ہم فطری ذرائع سے جذب کرتے ہیں۔

پچھلے دس برسوں میں مصنوعی تابکاری کے ایک ذریعہ (ایٹمی ہتھیاروں کے تجربات) کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ایک ایٹمی دھماکہ سے بڑی بھاری مقدار میں تابکار گرد و غبار پیدا ہوتا ہے اس مٹی کی کچھ مقدار دور دراز فاصلوں تک پہنچ جاتی ہے اور برسوں تک فضا میں برقرار رہ سکتی ہے۔ وہ جب معدوم ہونے لگتی ہے تو پودوں کی سطح پر بیٹھ سکتی ہے یا زمین میں جذب ہو کر پودوں کی جڑوں میں سرایت کر سکتی ہے اور ہماری خوراک کا حصہ بن سکتی ہے۔ تابکاری پودوں کے ذریعہ مویشیوں میں پہنچ سکتی ہے اور ان کے گوشت اور دودھ کے ذریعہ انسانی جسم میں داخل ہو سکتی ہے۔

بڑی مقدار میں تابکاریت کے حیاتیاتی اثرات کے بارہ میں کافی معلومات حاصل ہو چکی ہیں۔ ایٹمی جنگ میں تابکاری اثرات سے بڑھتی جلدی موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس سے کم مقدار میں تابکاریت کے اثرات سے دوسرے نقصان دہ نتائج ظاہر ہو سکتے ہیں۔

بعض اعضا مثلاً آنکھیں۔ خون بنانے والے ریشے۔ اور تولیدی خلیے شدید تابکاری سے خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں ایک مشہور بیماری ۲۔ خون کا سرطان بھی اس سے پیدا ہوتا ہے اس کے علاوہ ہڈی کا سرطان ہو جانا بند اور بانجھپن کی بیماریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔

اگر کم سطح اور اعلیٰ سطح کے تابکار غبار کے درمیان کوئی محفوظ سطح موجود ہے تو نئے ایٹمی دھماکوں سے جو فضا میں تابکاریت کو داخل کرتے ہیں۔ یہ سطح بھی کم ہوتی جائے گی اگر کوئی محفوظ سطح موجود نہیں تو ہر نئے ایٹمی دھماکے سے دنیا کی آبادی میں زخمیوں کی مقدار بڑھتی جائے گی۔ ایٹمی بموں کی تعداد خوفناک ہے اگر انہیں تجربات یا جنگ کیلئے استعمال کیا گیا تو زمین کا لاکھوں مربع میل کا علاقہ ہمیشہ کے لئے غیر آباد ہو جائے گا۔

چندہ نشر و اشاعت

احباب جماعت ضلع سیالکوٹ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد منشی خانصاحب کو چندہ نشر و اشاعت کی فراہمی کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ دوست ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔ ان کے پاس رسید بک موجود ہے۔ چندہ دے کر رسید حاصل کر لیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۳۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد حسن افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۵۶ فکسار رہن سکنہ موضع قادرپور خورد تحصیل جھنگ

حق نواز خان۔ نور خان پسران امیر خان۔ سماۃ کنیز فاطمہ۔ مبارک فاطمہ دختران امیر خان۔ اللہ داد خان ولد سردار کسن۔ محمد خان ولد احمد خان صاحبان سکنہ موضع پکہ پاٹوآنہ تحصیل جھنگ۔ بنام جونندہ رام ولد بابو لال نیر نمبر ۲۔ جے رام پسران رام پیارا۔ تھاریہ رام ولد گوردتہ۔ رام لال۔ دیال چند پسران روپ چند وغیرہ غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۲۸ کا $\frac{5}{48}$ حصہ بقدر $\frac{1}{17}$ جمعبندی ۵۷-۱۹۵۶ء مندرجہ بالا میں جونندہ رام وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ اب ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ $\frac{9}{61}$/۳۰ کو وقت ۷½ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ $\frac{9}{61}$/۴ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم

مکرم ملک بشیر احمد صاحب آف کراچی کی علالت اور

درخواست دعا

میرے خاوند ملک بشیر احمد صاحب آف کراچی حال ماڈل ٹاؤن لاہور تا حال بیمار چلے آ رہے ہیں ابھی چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوئے پھیپھڑوں میں انفیکشن کی شکایت ہو گئی ہے۔ اسکے علاج کے لئے جو دوا تجویز ہوئی ہے اس کے استعمال سے گھبراہٹ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ دوائی استعمال نہ کی جائے تو اصل بیماری شدت پکڑنے لگتی ہے۔

میں بزرگان سلسلہ اور جملہ بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ وہ ملک بشیر احمد صاحب کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔

(بیگم ملک بشیر احمد صاحب
ماڈل ٹاؤن لاہور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲